رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

IHE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۲	مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ جون ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۸۷

کوئٹہ میں رونما ہونیوالے قیامت کے نظارہ سے عبرت حاصل کرو

آج سے کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر تمام دُنیا۔ اور خاص کر اہل ہند کو جن ہیبت ناک حادثات کی اطلاع نہایت ہی دردمندانہ اور خیر خواہانہ انداز سے دی۔ اور بار بار دی۔ ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ اسی وقت ان پر غور کیا جاتا۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن اب جبکہ وُہ غیر معمولی حادثات رونما ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ ہر صاحب بصیرت ادھر متوجہ ہو۔ اگرچہ کچھ لوگوں نے پہلے ہی اپنی اصلاح ضروری سمجھی۔ اور وُہ دُنیا کی تمام تکالیف۔ اور تمام روکاوٹوں کو عبور کرتے ہُوئے خدا تعالیٰ کے مرسل کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ لیکن عام طور پر وُہی کیا گیا۔ جو سابق انبیاء کے ساتھ کیا گیا۔ کہ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی اور تمسخر میں وُہ باتیں اڑا دی گئیں۔ آخر وُہ وقت آگیا جس کے آنے کی ان الفاظ میں خبر دی گئی تھی۔ کہ

”وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے۔ اور کچھ زمین سے“

یہ سب کچھ حرف بحرف پورا ہو گیا۔ جو تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے لئے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ اب تو ہر شخص کو جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا قائل ہو۔ اور اس کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہو۔ غور کرنا چاہیئے۔ اور جو کچھ اس وقت تک رونما ہو چکا ہے۔ اس سے عبرت حاصل کر کے خدا تعالےٰ کے حضور جھکنا چاہیئے:۔

کوئٹہ کے زلزلے نے ایک وسیع علاقہ میں جس قدر خوف و ہراس پیدا کر دیا۔ جس طرح لوگوں کے ہوش و حواس معطل کر دیئے جس طرح ان کو حیران و ششدر بنا دیا ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ نہایت تفصیلی حالات اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو کوئٹہ کے علاقہ سے بچ کر آیا ہے۔ اس کے چہرہ سے پڑھے جا سکتے ہیں۔ اس وقت صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ہولناک مصیبت کا قبل از وقت نقشہ کھینچتے ہُوئے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ

”دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی“

اس کا کھلا کھلا اعتراف کرنے کے لئے دُنیا کس طرح مجبور ہو گئی ہے:۔

وُہ لوگ جو براہ راست اس حادثہ کی زد میں آئے۔ ان کے متعلق تو لکھا ہی ہے کہ بے تحاشا قیامت قیامت پکار اٹھے اور شدت خوف و غم سے حواس باختہ ہو گئے۔ لیکن جنہوں نے وہ دردناک حالات سُنے ہیں۔ ان کے لئے بھی وُہ قیامت کا نظارہ ہی پیش کرتے تھے۔ چنانچہ ہر ہندو مسلمان اخبار نے اس حادثہ کو قہر الٰہی اور غضب الٰہی۔ قرار دیتے ہُوئے حقیقی معنوں میں قیامت برپا کر دینے والا قرار دیا ہے جیسا کہ ذیل کے چند حوالوں سے ظاہر ہے:۔

”سیاست“ (۷۔ جون) لکھتا ہے:۔

”سرزمین کوئٹہ کے زلزال شدید نے بتا دیا۔ کہ قیامت کیا ہے۔ اور کس طرح آئے گی۔ چند ایک سیکنڈوں منٹوں کے زلزلہ نے ایک عالم کو تباہ کر دیا“

آریہ اخبار ”آریہ مسافر“ (۹۔ جون) نے ”کوئٹہ میں پرلے کا نمونہ“ کے عنوان سے ایک طویل مضمون شائع کیا۔ جس میں حادثہ کی کسی قدر تفصیل دینے کے بعد لکھا ہے:۔

”غرض کہ کہاں تک بیان کیا جائے۔ کوئٹہ میں اس زلزلہ سے سچ مچ پرلے کا نمونہ دیکھنے میں آیا ہے“

یہ وُہی الفاظ ہیں۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے تھے:۔

اس سے بھی بڑھکر حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہمیشہ احمدیت کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ وُہ بھی جب حادثہ کوئٹہ کے حالات اپنے اخبار ”اہلحدیث“ میں درج کرنے لگے۔ تو انہیں سوائے اس کے کوئی موزوں عنوان نظر نہ آیا۔ کہ ”کوئٹہ میں قیامت کا نمونہ“

اس قسم کے حوالے اگرچہ ہزارہا دیئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ صرف بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں۔ اور غور کرنے والے کے لئے یہی کافی ہیں۔ اب جبکہ دُنیا نے قیامت کا نظارہ دیکھ لیا۔ اور اس کا اعتراف بھی کر لیا تو پھر ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ کے دامن میں پناہ اختیار کی جائے۔ جس نے خدا تعالےٰ کی طرف سے علم پا کر جو کچھ کہا تھا۔ وُہ پُورا ہو گیا۔ تاکہ خدا کے مزید غضب اور قہر سے نجات حاصل ہو:۔

خدا تعالےٰ کی رحمت اس کے قہر پر بھی حاوی ہے، کیونکہ اپنے بندوں کو اس نے خود اپنی شان یہ بتائی ہے۔ کہ رحمتی وسعت کل شیء۔ بے شک لوگوں کی سرکشیاں۔ گمراہیاں۔ اور بدیاں اس کے غضب کے بھڑکانے کا موجب ہوئیں۔ لیکن اسی سے اسکی رحمت طلب کرنے اور اسکے سچے پرستار بننے سے مصائب اور بلائیں دُور ہو سکتی ہیں *

احراری دھوکہ دہی کی ایک اور نمایاں مثال

ہر شخص جو تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہو۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کو جو احمدیت کا مخالف ہو۔ اس وقت تک اسے یہ نہیں لکھا جا سکتا۔ کہ "آپ کا خط بیعت حضرت امیر المومنین کے حضور پہنچا۔ حضور نے بعد ملاحظہ آپ کی بیعت منظور فرما کر دعا فرمائی" اور نہ بیعت کرنے والوں میں اس کا نام شائع کیا جاتا ہے۔ جب تک اس کے متعلق دھوکہ نہ دیا گیا ہو۔ کیونکہ خواہ مخواہ تو کسی کو احمدی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی ایسے شخص سے جو احمدیت کی صداقت کا قائل نہ ہو۔ یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر اسے یہ لکھ دیا جائے گا۔ کہ تمہاری بیعت منظور کر لی گئی ہے۔ اور اس کا نام اخبار میں درج کر دیا جائے گا۔ تو وہ بھولا نہ سمائے گا۔ اور اپنے آپ کو احمدی سمجھنے لگ جائے گا۔ ایسی صورت میں تو اسے شرارت کا ایک موقعہ مل سکتا ہے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ یہ موقع ہم خود پیدا کریں۔ لیکن احمدیت کی عداوت میں احراریوں کی عقل پر ایسے پردے پڑ گئے ہیں۔ کہ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے جو بھی حرکت کرتے ہیں۔ اس سے انہی کی پردہ دری ہوتی ہے۔

جعلی بیعت فسخ کرنے کے اعلانات میں جب احراری اخبارات کو ناکامی ہوئی تو اب انہوں نے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی سے بیعت کرنے کا جعلی خط نہایت مخلصانہ انداز میں لکھا دیتے ہیں۔ اور جب اس خط کا جواب بھیجا جاتا۔ اور اخبار میں نام شائع کیا جاتا ہے۔ تو بڑے طمطراق سے اس کی تردید کر دی جاتی ہے۔ اس وقت تک اس قسم کی دو مثالیں پیش آ چکی ہیں۔ ایک کا پہلے ذکر کر دیا گیا تھا۔ اور دوسری کا آج کیا جاتا ہے۔

۶ مئی کو گڑھ شنکر سے ایک خط چودھری مشتاق محمد خاں راجپوت نے لکھا۔ کہ میری اور میرے دوست غلام حسن ٹیلر ماسٹر کی بیعت منظور کی جائے۔ یہ خط ہمارے پاس موجود ہے۔ جس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "براہ نوازش اخبار الفضل میں جلد شائع کر کے گڑھ شنکر کے گمراہوں کو بھی مطلع فرمائیں۔ نہایت ہی ذرہ نوازی ہوگی"۔ لیکن جب بیعت کی منظوری کا خط اس پتہ پر بھیجا گیا۔ تو چودھری مشتاق محمد نے اس پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے "احسان" اور "زمیندار" میں شائع کرا دیا۔ کہ "میں نے کوئی ایسا خط مرزا بشیر الدین محمود کو نہیں لکھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ محض قادیانی کذب و افترا ہے۔" حالانکہ یہ احراری فریب کاری اور دھوکہ دہی ہے۔ اگر مشتاق محمد صاحب نے خود خط لکھ کر یا لکھا کر اس کی تردید شائع نہیں کرائی۔ تو یہ یقیناً کسی اور احراری کی شرارت ہے۔ اسے "قادیانی کذب و افترا کی زندہ دلیل" کو نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ احراری دھوکہ اور فریب کی نمایاں مثال ضرور قرار دیا جا سکتا ہے۔

کارکنانِ تبلیغ آگاہ رہیں

گذشتہ ماہ جو ٹریکٹ بعنوان "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" شائع ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے بجائے دس ہزار کے تقریباً بیس ہزار اس وقت تک شائع کیا جا چکا ہے۔ دس ہزار احباب نے اپنے ذاتی خرچ پر منگوایا۔ اور شائع کیا ہے۔ ٹریکٹ نمبر ۱۴ بعنوان "رسالتمآب خاتم النبیین کی ہتک کون کرتا ہے" چھپ گیا ہے۔ ایسا ہی کوئٹہ کے زلزلہ کے متعلق بھی ایک ٹریکٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ آئندہ ماہواری ٹریکٹ صرف ان جماعتوں کو بھیجے جائیں گے۔ جو مجھے اطمینان دلائیں گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت جس کا اعلان نظارت نے اخبار اور سرکلر کے ذریعہ بار بار کیا ہے۔ اشتہار شائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ وہ استنے افراد کو پڑھائے گئے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ماہواری رپورٹ میں انصار اللہ کے ذریعہ سے اس کی منظم اشاعت کا مجھے علم ہو:

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ جون ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

۱	محمد صادق صاحب ضلع میرپور	۵	غلام حسن صاحب ضلع گورداسپور
۲	خوشنودی بیگم صاحبہ ڈیرہ دون	۶	نعمت بی بی صاحبہ ״ ״
۳	محمد رمضان صاحب ضلع منٹگمری	۷	عبد الغفار خان صاحب ریاست ٹونک
۴	سید محمود شاہ صاحب ضلع شاہ پور		

مجروحین کوئٹہ کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو پہلے بھی اخبار "الفضل" کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ احمدی ڈاکٹروں اور ڈریسروں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ مجروحین اور مصیبت زدگان علاقہ کوئٹہ کی امداد کے ثواب حاصل کریں۔ اب اس اعلان کے ذریعہ دوبارہ اس امر کی تحریک کی جاتی ہے۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ مہربانی کر کے اپنے ارادہ سے بذریعہ تار دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ایسے دوستوں کے اخراجات سفر و خوراک نظارت ہذا ادا کرے گی:

ناظر امور عامہ قادیان

محبت سرائے ما

از بسکہ ہست اکبر و اعلےٰ۔ خدائے ما
بعد از خدا۔ بزرگ تریں مصطفائے ما
آں مہدی و مسیحِ زماں۔ میرزائے ما
واں نورِ دیں۔ کہ بود دوا و شفائے ما
محمود میرزا۔ ز دل و جاں۔ فدائے ما
بہتر ز یک دگر ہمہ صبح و مسائے ما
اے شاکیٔ زمانہ۔ بیا پیشِ ما نشیں
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"
(الہام مسیح موعود)

حسن رہتاسی

کوئٹہ کے مصیبت زدوں کے لئے چندہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں میں نے خطبہ جمعہ میں تحریک کی۔ تو جن معدودے چند اصحاب سے پانچ سات روپیہ سے زیادہ ملنے کی امید نہیں تھی۔ انہوں نے ۳۵ روپیہ ایک آنہ جمع کر دیا۔ اگرچہ یہ بہت ہی چھوٹی سی رقم ہے۔ لیکن میں نے اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ جماعت اپنے آقا و مولا کے حکم پر ہر حال میں لبیک کہنے کو تیار ہے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لینے کو مستعد۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ خاکسار احمد از شاہجہانپور۔

تلاش گمشدہ

میرا خالہ زاد بھائی عبد الرحمٰن عمر ۱۵/۱۶ سال کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مل جائے۔ تو اسے اپنے پاس ٹھہرا کر براہ مہربانی مفصلہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ عبد الرحمٰن مذکور کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ سانولا نقش باریک۔ سر کے بال چھوٹے قمیص ہاف لدھیانوی (اکیرا)، چادر کھدر۔ فتح محمد خان موضع ماڑی بوچیاں ڈاکخانہ سری گوبند پور ضلع

حقیقی اور رسمی مسلمان میں فرق

"الفضل" یکم مئی ۱۹۳۵ء میں شائع شدہ خطبہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کفر کا اطلاق ایک خاص حد کے بعد ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اسلام کو اپنا مذہب قرار دیتا اور قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا اپنا دستور العمل سمجھتا ہے۔ اس وقت مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں مسلمان اس وقت ہوتا ہے جب کامل طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کا انکار کر دیتا ہے۔ تو گو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں وہ مسلم نہیں رہتا۔ پس کافر کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے۔ کہ ایسا شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ جو شخص کہتا ہے کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں۔ اُسے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تو نہیں مانتا۔ یا کافر کے ہم یہ معنے ہرگز نہیں لیتے کہ ایسا شخص خدا تعالےٰ کا منکر ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کہتا ہو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کو مانتا ہوں تو اُسے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تو خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ ہمارے نزدیک اسلام کے اصول میں سے کسی ایسے اصل کا انکار کفر ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

اس تحریر کو سامنے رکھکر ایک غیر مبائع دوست یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منکرین مسیح موعود علیہ السلام میں سے جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننے کے مدعی ہیں وہ اگر مسیح موعودؑ کا انکار کریں۔ تو وہ مسلمان کہلا سکتے ہیں لیکن چونکہ انہوں نے اسلام کے ایک اصل کا انکار کیا ہے۔ اس لئے وہ کافر بایں معنے ہیں۔ کہ وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ لیکن آئینہ صداقت میں منکرین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں سب سے اول یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اسلام کے اس زمانہ میں دو تصورات ہیں۔ ایک اسلام کی وُہ بگڑی ہوئی صُورت ہے۔ جس کے غیر احمدی قائل ہیں۔ اور ایک اسلام کی وہ تصویر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے پیش کی۔ ہر احمدی کہلانے والا اخواہ وہ مبائع ہو یا غیر مبائع یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کی حقیقی تصویر اور منور چہرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور غیر احمدیوں کا اسلام اپنے عقائد کے لحاظ سے ایک مسخ شدہ اسلام ہے جو تجدید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے مجدد اعظم کے وجود کا مقتضی تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلام پیش کیا وہی حقیقی اسلام ہے۔ غیر احمدیوں نے جو عقائد اختیار کر رکھے ہیں۔ ان کی وجہ سے تو اسلام غیر قوموں میں بدنام ہوتا ہے۔ اور غیر احمدیوں کے عقائد کی مکروہ صورت سے ہمارے غیر مبائع دوست بھی خوب آگاہ ہیں۔ میں اس جگہ تفصیل میں نہیں پڑنا چاہتا۔ سائل صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ اگر اسلام کو بگاڑ نہ دیا گیا ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث کئے جانیکی کوئی ضرورت نہ تھی۔ غیر مبائعین کو اس بات میں ہم سے پورا پورا اتفاق ہے۔ کہ یہی وہ زمانہ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ یأتی علی الاسلام زمانٌ لایبقیٰ من الاسلام الّا اسمہٗ ولا یبقیٰ من القرآن الّا رسمہٗ یعنی مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ اسلام کا نام باقی رہ جائیگا۔ اور قرآن مجید کی رسم۔ یعنی تحریر رہ جائیگی۔ لوگ اس وقت صرف نام کے مسلمان ہونگے۔ اور قرآن مجید کا صحیح علم اس وقت اُٹھ گیا ہوگا۔ گویا وہ اپنے عقائد و اعمال کے لحاظ سے محض اسمی اور رسمی مسلمان کہلانے کے مستحق ہونگے۔ نہ کہ حقیقی مسلمان۔ اس زمانہ کے متعلق ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری پیشگوئی فرمائی ہے۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلٌ من ابناء فارس۔ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائیگا۔ تو ایک فارسی النسل شخص اُسے وہاں سے بھی واپس لے آئیگا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے وقت لوگوں کا ایمان اٹھ چکا ہوگا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام پھر حقیقی ایمان کو از سر نو اپنے متبعین میں پیدا کریں گے۔

مختصر یہ کہ غیر مبایعین کو اس امر میں ہم سے پورا پورا اتفاق ہوگا۔ کہ حقیقی اسلام صرف احمدیت ہی ہے۔ اور باقی لوگوں کا اسلام ایک بگڑی ہوئی شکل میں ہے۔ پس اسلام کا ایک تصور وُہ ہے۔ جو آجکل کے غیر احمدی رکھتے ہیں اور ایک تصور وُہ ہے۔ جو احمدیت نے پیش کیا ہے۔ اس بنا پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کا اسلام اور ہے۔ اور احمدیوں کا اسلام اور۔ اگر اس امر کو ذہن نشین رکھکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر دو اقوال پر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ جہاں حضرت امیر المومنین نے غیر احمدی مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ وہاں انہیں اس حقیقی اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے احمدیت کی صُورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جہاں آپ نے ایسے لوگوں کو مسلمان کہلانے کا مستحق قرار دیا ہے۔ وہ اسلام کے اس تصور کی رُو سے ہے جو غیر احمدی اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ غیر احمدیوں نے جن عقائد کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اس اسلام سے انہیں کون خارج قرار دے سکتا ہے۔ پس بلا ریب وُہ اس اسلام کے دائرہ کے تو اندر ہیں۔ جو ان کے نزدیک اسلام ہے۔ لیکن وہ اس اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ جو احمدیت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ چونکہ احمدیت دُنیا کے سامنے جو اسلام پیش کر رہی ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔

اور غیر احمدی خود قائل ہیں۔ کہ وہ اسلام کے اس تصور کو نہیں مانتے۔ جو احمدیت دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس لئے گویا وُہ خود معترف ہیں۔ کہ وہ احمدیت کے پیش کردہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔ مگر جو اسلام وہ خود سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس سے خارج ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ کہ کسی غیر احمدی کے کافر ہونے کے ہم ہرگز یہ معنے نہیں لیتے۔ کہ ایسا شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ جو شخص کہتا ہے۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں اُسے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تو انہیں نہیں مانتا۔

ہمارے نزدیک اسلام کے اصول میں سے کسی ایسے اصل کا انکار کفر ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں کہلا سکتا۔

غیر مبائع دوست کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ غیر احمدیوں کو مسلمان لکھتے اور کہتے رہے ہیں۔ مگر کیا انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ ان مسلمانوں کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دائرۂ اسلام سے خارج بھی لکھا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ازالہ اوہام حاشیہ صـ۲۹۷ پر موحدوں کے مشرکانہ عقائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب واضح رہے۔ کہ اس زمانہ کے بعض موحدین کا یہ اعتقاد کہ پرندوں کی نوع میں سے کچھ تو خدا تعالےٰ کی مخلوق اور کچھ حضرت عیسےٰ کی مخلوق ہے۔ یہ سراسر فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ اور ایسا خیال رکھنے والا بلاشبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور یہ عذر کہ ہم حضرت عیسےٰ کو خدا تو نہیں مانتے بلکہ یہ مانتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے بعض اپنی خدائی صفتیں ان کو عطا کر دی تھیں۔ نہایت مکروہ اور باطل عذر ہے۔"

اس تحریر سے عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ غیر احمدیوں کو ان کے ایک عقیدہ کی وجہ سے بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ مگر غیر مبایعین ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کلمہ گو کو مسلمان کہتے اور لکھتے رہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وُہ لوگ چونکہ مسلمان کہلاتے تھے۔ اس لئے ان کو مسلمان کہا جاتا رہا:۔

(خاکسار قاضی محمد نذیر مولوی فاضل لائلپور)

سالانہ رپورٹیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سالانہ رپورٹوں کے متعلق کئی اعلان ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک چند رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بہت جلد روانہ کی جائیں۔ بیرونی مشنوں میں سے صرف مارشیس مشن کی رپورٹ ملی ہے اور کسی مشن کی طرف سے رپورٹ نہیں ملی تمام مشن توجہ کریں۔ اور جلد رپورٹیں بھیجیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

احمدیت کی صداقت منکشف ہونے پر اظہار خوشی و مسرت

خدا کی شان ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو اپنا سارا زور احمدیت کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں۔ اور اس نور کو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ کر دینے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور ایک وہ ہیں۔ جو احمدیت کو قبول کر کے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حقیقی راحت و آرام اور دلی اطمینان انہیں اب حاصل ہوا ہے۔ اور وہ اس پر پھولے نہیں سماتے۔ ذیل میں اسی قسم کا ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جو حال میں ایک معزز شخص نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں ارسال کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

بحضور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے ہدایت دے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اسی کی عنایت ہے۔ کہ مجھ جیسے گنہگار کو موقعہ دیا۔ کہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اپنی زندگی کو اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے وقف کر دوں۔ اور اس طرح سعادت دارین حاصل کروں۔ پھر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ کہ آپ کے دامن سے وابستگی کے دعوےٰ نے مجھے صراط مستقیم تک پہنچا دیا۔ آج میں اپنے دل میں ایسی حقیقی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ جو کہ احاطہ بیان سے باہر ہے۔ اور آج میں اپنے آپ کو اس دنیا میں پاتا ہوں۔ جس کی تلاش میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان حیران و سرگردان پھر رہے ہیں۔ مگر انہیں وہاں پہنچنے کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور قرآن کے معارف سے بے خبر۔ وہ اسلام جس نے دنیا کی مردہ قوموں کو زندہ کر دیا۔ وہ اسلام جس نے جہالت و ظلمت کے پردوں کو چاک کر کے دنیا کو نور الٰہی سے روشن کر دیا۔ اس کی اصلی تعلیم کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتے۔ اور ایسے طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں حقانیت تک رسائی نصیب نہیں ہوتی۔ اور اسی کشمکش میں سینکڑوں حسرتیں لئے ہوئے دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔

بچپن ہی سے میرے دل میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی شروع ہی سے مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر میں سینہ میں ایک درد محسوس کرتا۔ جب میں اسلامی تاریخ پڑھتا۔ اور گذشتہ مسلمانوں کی حالت کا موجودہ مسلمانوں کی حالت سے مقابلہ کرتا۔ تو رنج و غم سے بیتاب ہو جاتا۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آتا۔ کہ اس میں کیا راز ہے ایک تو وہ زمانہ تھا۔ کہ اسلام کا دنیا کے گوشہ گوشہ میں ڈنکا بجتا تھا۔ اور غیر مسلم اسلام قبول کرنا خوش قسمتی اور موجب برکات خیال کرتے تھے۔ تہذیب و تمدن معاشرتی زندگی۔ غرض ہر پہلو سے مسلمانوں نے وہ عزت اور شہرت حاصل کی جس کی مثال آج تک تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ اور ایک یہ زمانہ ہے کہ مسلمانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور غیر مسلم جب موجودہ مسلمانوں کی عملی زندگی کو دیکھتے ہیں۔ تو اسلام سے انہیں اور زیادہ نفرت ہو جاتی ہے۔ میں بے چین تھا۔ اور جب میں اپنے بھائیوں کی گری ہوئی حالت کی طرف دھیان کرتا۔ تو میری بے چینی اور بھی زیادہ ہو جاتی۔ میں سوچتا ایسا کیوں ہے۔ تعلیم اسلام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قرآن بھی ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے۔ پھر کیوں ہم دنیا کی معزز ترین قوموں میں شمار نہیں کئے جاتے۔ اور کیوں ایسی ذلتوں میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں جن سے چھٹکارا محال معلوم ہو رہا ہے۔ میں اسی درد و غم کی حالت میں زندگی کی ۲۴ منزلیں طے کر کے جنوری ۱۹۳۵ء میں مسقط پہنچا۔

خوش قسمتی سے یہاں مجھے ایک احمدی دوست سے میل جول کا موقعہ مل گیا۔ جن کا نام محمد عبدالحق ہے۔ چند ایک اور دوست بھی ہیں۔ جن کے دلوں میں اسلام کی محبت کافی سے زیادہ ہے۔ میں نے جب احمدی دوست کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ جو کہ پہلے میں نے کبھی نہیں پڑھی تھیں۔ تو مجھ پر سب حالات منکشف ہو گئے۔ میں نے معلوم کر لیا۔ کہ مسلمانوں کے تمام امراض کا علاج قرآن میں موجود ہے۔ صرف عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں نے خود قرآنی تعلیم کو چھوڑ کر اپنے لئے ذلت کے سامان مہیا کر لئے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ آج بھی ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر تمام مسلمان آج قرآن پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ایک دفعہ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی مثال آنکھوں کے سامنے آ سکتی ہے۔ احمدیت کے متعلق جتنی کتابیں میں نے دیکھیں۔ سب میں اسلام کا صحیح نقشہ نظر آیا۔ خاص کر وہ کتابیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھی ہیں۔ ان کے ہر ایک حرف میں اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت نظر آتی ہے۔ اور ان کے ہر ایک فقرہ میں مسلمانوں کی تمام تکالیف دور کرنے کے لئے پند و نصائح کے وہ بے بہا موتی موجود ہیں۔ جن کی قیمت کا اندازہ صرف اہل صدق و صفا ہی لگا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے اسلام کو اسی شکل میں پیش کیا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو سال پہلے پیش کیا تھا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے بموجب عملی طور پر اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کے ذریعہ انسان کو دین و دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ آپ کی تعلیم میں جو کہ عین اسلامی تعلیم ہے۔ ایک ایسا نور ہے۔ جو کہ تیرہ و تار دلوں کو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور اس کے سچے رسول کی محبت سے منور کر دیتا ہے۔ مگر وہ نور صرف وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو فطرت سلیم لے کر اس دنیا میں آئے ہیں۔ کاش دنیا کے تمام لوگ خاص کر مسلمان کہلانے والے اس طرف متوجہ ہوں۔ اور وہ طاقتیں جو ایک دوسرے کو مٹانے کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ اس سچی تعلیم کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کے لئے صرف کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

آج مسلمانوں کے کئی فرقے نظر آتے ہیں اور ہر ایک کے عقائد مختلف ہیں۔ کیسا نازک وقت ہے۔ ایسے وقت میں ایمان کو سنبھالنا آسان کام نہیں۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہو سچے اور جھوٹے میں فرق معلوم کرنا مشکل ہے۔ میں نے کئی ایک کتابوں کا مطالعہ کیا۔ جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور آخر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا۔ مگر جو لطف مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لکھی ہوئی کتابوں میں آیا۔ اس کی کیفیت میرا دل ہی جانتا ہے۔ انہوں نے جس درد سے لوگوں کو سچے اسلام کی طرف بلایا۔ اس کی مثال اور کتابوں میں قطعاً نہیں ملتی۔ مجھے مسرت ہے بناوٹی نہیں بلکہ حقیقی اور حضور کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ عاجز کی بیعت قبول فرمائی جائے۔ اور آج کی تاریخ سے مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل کیا جائے میں نے بیعت کی شرائط سب پڑھی ہیں جنہیں میں بسر و چشم منظور کرتا ہوں۔ میں اپنے تمام گذشتہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے آئندہ ہر گناہ سے بچنے کی توفیق دے۔ اور جس راستہ پر میں نے قدم اٹھایا ہے۔ اس پر ثابت قدم رکھے۔ میں ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا ہوں۔ کہ وہاں جہاں تک مجھے خبر ہے۔ ایک بھی احمدی نہیں۔ میرے بہت سے رشتہ دار اعلےٰ تعلیم یافتہ اور پکے سنی ہیں۔ ان میں ایک دیوبند کا سند یافتہ عالم بھی ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے ان کے مقابلہ میں کامیابی دے۔ اور ہر حالت میں مجھے اپنے ارادہ پر قائم رکھے۔ میں کسی دنیاوی غرض یا شہرت کی خاطر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوا۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور جب میں اس کے روبرو قیامت کے دن پیش کیا جاؤں۔ تو مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ میرے خیال میں آج کل سچے مسلمان احمدی ہی ہیں۔ اور جو کام ایک مسلمان کو اس دنیا میں کرنے چاہئیں۔ وہ اسی جماعت کے لوگ کرتے ہیں۔ مجھے ان سے محبت ہے۔ اور جن تبلیغی کاموں کو انہوں نے مختلف ممالک میں نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔ ان کی تعریف میرے ہر بن مو سے نکلتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو ہر جگہ فتح و ظفر عطا فرمائے۔ اور تمام نیک بندوں کو ہدایت دے۔ کہ اس میں شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔

خاکسار محمد عظیم قریشی ہیڈ کلرک۔

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) کوئٹہ کا ہیبت ناک زلزلہ (۲) دُنیا کی سیاسی حالت (۳) انڈیا بل پرچۂ امتحان ہے؟

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

کوئٹہ میں جہاں آج کل موسم بہار ہے خطرناک خوفناک۔ نمونۂ قیامت۔ تباہی خیز۔ لرزہ براندام کردینے والا زلزلہ ۳۱ مئی کو صبح کے قریب جبکہ غافل مخلوق آرام کر رہی تھی۔ یکدم آگیا۔ اور بلوچستان کے پیرس کو آنِ واحد میں زمین سے پیوست کر کے شہر و مضافات سے ۵۶ ہزار انسانی جانوں کی قربانیاں حاصل کیں۔ قدیم ہندو روایات ہیں۔ کہ جب پرتھوی گناہوں سے بھر جاتی ہے۔ اور پاپوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ تو وُہ بیل جو زمین کو ایک سینگ پر تھامے ہُوئے ہے۔ دوسرے سینگ پر رکھتا ہے۔ اس حرکت سے زلزلہ آتا ہے۔ گیتا میں لکھا۔ اور فیضی نے اسے فارسی میں یوں بیان کیا ہے کہ ؎

چو بینیم در دُنیا عصیاں بسے
نمائیم خود را بہ شکل کسے

جب یہ قاعدہ ہے تو کیا ہندوستان پر مصائب آئیں۔ کرشن کا بھارت۔ نوح اور لوط کی سرزمین کا منظر دیکھے۔ مگر موہن قبل از وقت روحانی مُرلی کی لے نہ سُنائیں!۔ ایسا نہیں ہُوا۔ کرشن ہُو آئے اور پرچار کیا۔ مگر سوائے پانڈو اور سلطان کے سے بھگتوں کے ان کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ دریائے دُنیا میں مسرت و اندوہ کی لہریں آتی رہتی ہیں۔ مگر جب ان کی قبل از وقت خبر دے دی جائے۔ تو معمولی واقعاتِ عالم کا اجتماع غیر معمولی صورت اختیار کر کے خدا کا نشان بنتا۔ اور انسانوں کی رہنمائی اور آئندہ اصلاح کا محرک ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے شوالک کے پہاڑ اور کانگڑہ ہیں سیدھے ہاتھ کو ذرا نیچے بہار۔ اور اُلٹے ہاتھ کو تھوڑا نیچے بلوچستان ہے۔ جو الٰہی دیوی نے ۳۰ سال قبل حرکت کی۔ بدھ گیا سے قدیم وہاروں میں (جن کے نام پر صُوبہ بہار کا نام ہے) لمبا عرصہ نہیں ہوا۔ کہ جنبش پیدا ہوئی اور اب ہندوستان کے انتہائی قطعہ (کوئٹہ) کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ یہ کیوں۔ اس لئے کہ ہندوستان کے زیادہ آباد۔ زیادہ مہذب اور کام کی زیادہ اہمیت رکھنے والے حصے بیدار ہو جائیں۔ کمبھ کرن کی نیند چھوڑ دیں۔ راون کی عیاشی ترک کر دیں۔ رام کے پیغام کی طرف توجہ کریں ؛

ہمارے ملک کی آبادی کو چین میں دو ہزار کس۔ بنگال کے بعض حصص میں ۲۴۰۰ اور ۳۲۰۰ کس فی مربع میل ہے۔ اور بلوچستان میں ۶۲۵ کس فی مربع میل بلکہ ضلع چیگنی میں تو فی مربع میل فی کس کی آبادی ہے۔ پس مصلحت الٰہی نے اس وقت وُہ مقام چُنا ہے۔ اور وُہ شہر انتخاب کیا ہے۔ جہاں کی اموات نے پنجاب کے گھر گھر میں ماتم برپا کر دیا ہے۔ اس لئے موقعہ ہے۔ کہ لاہور سنبھل جائے۔ بالخصوص مُسلمان زمین کی اس حرکت۔ اور ہندوستان کے اس اسلامی اصلاحی صوبہ کی تباہی سے (جس کو ۵۰ سال میں کہیں ہوش آسکے گا) سبق لیں حرکت کریں۔ اور برکت ڈھونڈیں۔ ہندو منصوبوں کی بجائے پسماندہ بُدھی کو ابھارنے کی کوشش کریں۔ مرنے والے مر گئے۔ زلزلہ زندوں کے لئے ہستیٔ ناپائدار پر غور کرنے کا زبردست محرک ہے ؛

(۲)

اٹلی برابر اپنی افواج مشرقی افریقہ کو بھیج رہا ہے۔ جرمنی اخبارات مسٹر بالڈون کی تازہ تقریر۔ اور جرمنی کے صدر کی صلح پسند روش پر خوش ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ مسٹر ہٹلر کی آواز پر بالڈون نے اپنی پہلی قلم بند کردہ تقریر کو پھاڑ دیا۔ انگلستان کی وزارت بدل گئی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے سرِ مجلس پردہ کے پیچھے رہ کر میکڈانلڈ کا توسط اختیار نہیں کریں گے۔ بلکہ خود سامنے آئیں گے۔ سر سیموئیل ہور۔ انڈیا بل پاس کر دینے کے بعد وزارتِ خارجہ پر آگئے۔ اور عدن کے مقابل کی سرزمین کی نسبت زبردست تدبر دکھانے والے مسٹر عدن کے سپرد لیگ آف نیشنز کے معاملات کئے گئے ہیں۔

فرانس کی وزارت پر ہر روز زلزلہ آ رہا ہے۔ نصف درجن وزارتیں مرتب ہوئیں اور پھر توڑی گئی ہیں۔ میسٹولوال وزیرِ اعظم مقرر ہُوئے ہیں۔

جاپانی فوجی عنصر اپنے ملک کی خارجی پالیسی کو آگے بڑھنے کی تحریک کر رہا۔ اور چین کو دھمکیاں دے رہا ہے ؛

امریکہ نے وسط بحر الکاہل میں "ہانولولو" کو ہوائی۔ اور بحری مرکز بنا لیا ہے۔ مسٹر روزولٹ صدر جمہوریہ اپنے ملک کی بدامنی کو دُور کرنے کی بجائے اقتصادی و سیاسی جھمیلوں میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ امریکہ میں گزشتہ سال جنوبی ریاستوں میں گیارہ ہزار قتل ہُوئے۔ ریاست متحدہ میں ۳۰ وارداتِ قتل کی روزانہ اوسط ہے اور غریب حبشیوں کو قتل کر دینا معمولی بات سمجھی جاتی ہے ؛

ایران اپنا چولہ بدل رہا ہے۔ بحری طاقت بنا رہا ہے۔ شط العرب پر قبضہ و حقوق کا مدعی ہے۔ اٹالین افسروں کے ماتحت ایرانی بیڑا اپنی اصلاح میں معروف ہے۔ خلیج فارس اب برطانوی جھیل نہیں رہی مگر عراق۔ اور شیخ محمرہ پر برطانوی سیادت اور ان ہر دو کا ایران سے مقابلہ ایران کے لئے سخت نوالہ ہے۔ ایران نے سابقہ نام فارس ترک کر دیا ہے۔ اور تیل کی برطانی کمپنی کا نام اب اینگلو پرشین کی بجائے اینگلو ایرانین ہو گیا ہے رضا شاہ کی حکومت کا رجحان قدیم ایرانی روایات کو تازہ رکھنا۔ اور "تختِ کیان" کی عظمت کو بحال کرنا ہے۔

روس میں سٹیلن صاحب اپنے پیشرو لینن کے بولشویک مسائل میں ترمیم کر رہے ہیں اور آہستہ آہستہ قدیم "زار" طرزِ سیاست کا عمل ہو رہا ہے۔ غرض آنے والے سیاسی زلزلہ کے جملہ اسباب ابھی سمندر کی تہہ یا زمین کے اندر کام کر رہے ہیں۔ اور کسی کونہ میں ظاہر ہونے کے متلاشی ہیں ؛

(۳)

انڈیا بل جو ہندوستان میں اصلاحات نافذ کرنے کا قانون ہے۔ آخری مرتبہ دارالعوام سے پاس ہو کر نکل چکا ہے۔ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا سر سیموئیل ہور اور ان کے ساتھیوں کی ان تھک کوششیں قابلِ شکریہ ہیں۔ گزشتہ ۷ ½ سال میں انگلستان کے اصلاح پسند مدبرین ہندوستان کے لئے سر توڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اس عرصہ میں ۲۵ ہزار صفحات کی رپورٹیں تیار ہوئیں۔ اور ۶۰۰۰ تقریریں کی گئیں جن میں ۱۵ ½ ملین (ایک کروڑ ۵۰ لاکھ اور پچاس ہزار) الفاظ بولے گئے۔ اور ان سب کا نتیجہ انڈیا بل ہے۔ جس کی ۴۷۰ دفعات ہیں۔ اور جسے موجودہ حکومت ایک کارنامہ سمجھتی ہے۔ اور مسٹر چرچل کی جماعت اس کا نام "مشرق میں برطانوی شہنشاہیت کی نوبت ماتم" رکھتی۔ اور لیبر پارٹی اس کو ناکافی خیال کرتی ہے۔ اور برسرِ حکومت اسے ہندوستان کے راجاؤں اور نوابوں کی طاقت کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہرحال کچھ بن گیا ہے۔ اور ہندوستان کو موقعہ ملا ہے۔ کہ ایک حد تک اپنے گھر کے معاملات میں دخل دے سکے۔ اب دُنیا دیکھے گی۔ کہ "پھوٹ" جو ہندوستان کا مشہور پھل ہے۔ نئے اصُول کاشتکاری کے ماتحت ترقی کر کے نئی قسم کا "انڈین سویٹ فروٹ" بنتا ہے۔ یا "ملاپ" و "پرتاپ" و "پشچا تاپ" بنتے اور "احسان" و "زمیندار" لینن کے انتہا پسند مزدور و کسان ہوتے ہیں۔ بہرحال انڈیا بل جس کا ایک جزو "فرقہ وارانہ فیصلہ" ہے آریہ و احرار کا پرچۂ امتحان ہے ؛

ضرورت

مسلمان کہاں ہیں؟

ایک طرف خدا تعالیٰ اپنی اس سنت کے مطابق کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً یعنی اس وقت تک ہم غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک اتمام حجت کے لئے اپنا کوئی رسول نہ مبعوث کر لیں۔ پے در پے ہیبت ناک نشانات دکھا رہا ہے اور دوسری طرف مسلمان کہلانے والے صاف اور واضح طور پر اقرار کر رہے ہیں۔ کہ ان میں اسلام کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ روحانی مصلح کے محتاج ہیں۔ ایسی حالت میں بھی جو لوگ اس انسان کے دعویٰ پر غور نہ کریں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہونے کا مدعی ہے۔ اور جس کی صداقت کے ہزارہا نشان موجود ہیں۔ تو کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔

غفلت سے بیدار کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جو تیری نشان زلزلہ کوئٹہ کی شکل میں دکھایا ہے۔ اور جسے ہر مذہب و ملت کے لوگ بے اختیار قیامت کا منظر قرار دے رہے اور تمام پنجاب میں اس کے اثرات محسوس کئے جا رہے ہیں۔ وہ بالکل تازہ ہے۔ اور اس وقت مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ اخبار اہل حدیث ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کے حسب ذیل مضمون سے ظاہر ہے۔ جو بلفظہ نقل کیا جاتا ہے۔

کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں؟

روزانہ ہر خاص و عام کی زبان سے بعض ایسے جملے اور الفاظ سننے میں آتے ہیں۔ جن کو بولتا تو ہر شخص ہے۔ مگر سمجھتے تھوڑے ہی لوگ ہیں۔ کثرت استعمال نے ان کا ایک اجمالی مفہوم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا ہے بولنے والا جب ان الفاظ کو بولتا ہے۔ یا سننے والا جب انہیں سنتا ہے۔ تو وہی مفہوم مراد لیتا ہے۔ جو ذہن میں جما ہوا ہے لیکن وہ عمیق معانی جن کے لئے وہ الفاظ وضع کئے گئے تھے۔ جہلا کے دماغ تو درکنار اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات کے دماغ بھی ان معانی سے خالی ہوتے ہیں۔ بطور مثال لفظ "اسلام" اور "مسلمان" کو پیش کرتا ہوں کس کثرت کے ساتھ یہ دونوں الفاظ مستعمل ہیں۔ اور کتنی ہمہ گیری کے ساتھ انہوں نے ہماری زبانوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ مگر کتنے بولنے والے ہیں۔ جو ان کو سوچ سمجھ کر بولتے ہیں۔ اور کتنے سامعین ہیں۔ جو ان کو سن کر وہی معانی مراد لیتے ہیں جن کے لئے واضع نے انہیں وضع کیا تھا۔ غیر مسلموں کو تو جانے دیجئے خود مسلمانوں میں ۹۹ فی صدی ایسے مسلمان ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں مگر نہیں جانتے۔ کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا۔ لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا۔ لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا۔ کہ مسلمان کون قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بنا پر خیال کرتا تھا۔ کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس نے پتنگ بازی، کبوتر بازی مرغ بازی۔ بٹیر بازی۔ قمار بازی۔ اور ہمہ چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں جزو لازم کر لیا ہو۔ ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو۔ قلاش ہو دھوکہ باز ہو۔ ہیجڑا ہو۔ چور ہو۔ چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔

صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا۔ جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسارے پر داڑھی کے بال ہوں۔ جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ پڑا ہو۔ سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو۔ خوب لمبا چوڑا اچھا زیب بدن ہو۔ پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے نہ بڑھا ہوا ہو۔ غرض یہ خیالات مدت سے دماغ کو پریشان کر رہے تھے۔ مگر کچھ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ یہ مسلمان کون حضرات ہیں۔ ایک دن کتب خانے میں کتابوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا۔ کہ ایک نہایت قدیم کتاب دستیاب ہوئی۔ اس کا نام "قرآن مجید" ہے یہ وہ کتاب ہے۔ کہ آج کل مغربی دور سلطنت میں اس کا پڑھنا اور سمجھنا تہذیب کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس مقدس کتاب کی تلاوت و قرأت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرشتے بغیر اجازت لئے گھروں میں گھس پڑتے ہیں۔ اس لئے لوگ اس کو نہیں پڑھتے۔ ہم نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ تو اس میں مسلمان کے اجزائے ترکیبی کی تشریح حسب ذیل جگہوں پر موجود تھی۔ الٓمٓ۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علےٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ (بقرہ ع ۱ پ ۱) یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں کوئی بھی شک نہیں ہے متقیوں کے لئے رہنما ہے۔ جو ان دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے صرف کرتے ہیں۔ اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پیشتر اتریں۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر اور یہی لوگ آخر کار کامیاب ہونگے۔

دوسری جگہ۔ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون۔ (انفال پ ۹) "سچے مسلمان تو یہی لوگ ہیں۔ کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل مارے خوف و ہیبت کے دہل جاتے ہیں۔ اور جب اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

تیسری جگہ۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حٰفظون۔ الا علےٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین (مومنون پ ۱۸) "ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔ اور بے ہودہ نکمی باتوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر ان کو کچھ الزام نہیں۔"

چوتھی جگہ۔ انما المومنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون (حجرات) "کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور پھر کسی طرح کا شک و شبہ نہیں کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جان و مال سے کوشش کی ہے۔ یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔"

پانچویں جگہ۔ یا ایھا الذین آمنوا آمنوا۔ "اے ایمان والو ایمان لاؤ" یعنی ایمان کی زندگی بسر کرو۔ یا بالفاظ دیگر اگر عقیدہ کے اعتبار سے مسلمان ہو گئے ہو۔ تو اپنے اعمال و افعال کے لحاظ سے بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اور جاہلیت و بد دینی کفر و شرک کی ناپاک زندگی کو چھوڑ دو۔"

ان اجزا کی ترکیب سے جس قسم کا مسلمان بنتا تھا۔ اب ویسا مسلمان نظر نہیں آتا۔

اسی کتب خانے میں ایک اور کتاب دستیاب ہوئی۔ یہ حدیث رسول کی کتاب تھی۔ اس کے بہت سے اوراق کو کیڑوں نے ضائع و برباد کر دیا تھا۔ کچھ اوراق بچ رہے تھے۔ ان کو دیکھنے لگا۔ ان ورقوں میں مسلمان کی اصلی و حقیقی تصویر مل گئی۔ اس تصویر میں غضب کی دلفریبی اور بلا کی کشش تھی۔ اب پتہ چلا۔ کہ حضرت مسلمان تو عجیب و غریب شے تھی۔

اس تصویر کو لے کر ایک زمانہ دراز تک ادھر ادھر گشت لگایا۔ شاہی محلوں میں تلاش کیا۔ امیروں میں تلاش کیا۔ مسجدوں میں کھوجا۔ خانقاہوں میں ڈھونڈھا۔ حکومت

کے دفاتر میں جستجو کی۔ کونسلوں میں تلاش کیا۔ مگر آخر کار پریشانی و بیمار کے بعد معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے۔ دراز ریش ملے پیشانی پر سیاہ داغ والے ملے۔ لمبے چوڑے عمامہ سر پر باندھنے والے جبہ پوش حضرات سے ملاقات ہوئی۔ بڑے بڑے دعویٰ والے صوفی ملے۔ واعظ ملے۔ مولوی ملے۔ ناصح ملے۔ لیڈر ملے۔ مسلمان صورت ملے۔ مگر مسلمان نہیں ملا۔ وہ خوشنما رنگ جو گنبد خضرا کے مکین (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انسان کی نامکمل تصویریں بھر کر اسے "مسلمان" کی دلکش و دلنواز صورت میں تبدیل کر دیا تھا۔ ان میں وہ باطنی رنگ نہیں ہے۔ یہ وہ ہیں جو گمراہ ہو چکے ہیں۔ وحدت پرستی کو ترک کر کے مادہ پرستی کی جانب مائل ہو رہے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی وہ کاغذی تصویریں ہیں۔ جن میں زندگی مفقود ہے۔ اسلام کا مادہ لفظ سلم بفتحتین ہے۔ اس کے معنی کسی چیز کے سونپ دینے، اطاعت وانقیاد اور گردن جھکا دینے کے ہیں۔ اسلام کے معنی بھی یہی ہیں۔ کہ انسان اپنے پاس جو رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے۔ اس کی تمام طاقتیں اس کی تمام خواہشیں اس کے تمام جذبات اس کی تمام محبوبات غرض سر سے لے کر پیر تک جو اس کا اندر ہے اور جو کچھ اپنے باہر اپنے پاس رکھتا ہے سب کچھ ایک ہی لینے والے (خدا) کے سپرد کر دے۔ وہ اپنے تمام قوائے جسمانی و دماغی کے ساتھ خدا کے آگے سرنگوں ہو جائے۔ اور ایک مرتبہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر اس طرح اس کی چوکھٹ پر گردن رکھ دے کہ پھر کبھی نہ اٹھے۔ نفس کی حکومت سے باغی ہو جائے اور احکام الٰہیہ کا محکوم و منقاد ہو۔ اسی طریقہ کا نام "اسلام" ہے۔ اور جو گروہ اس راستہ پر چلتا ہے۔ اس کا نام "مسلم" "مسلمان" ہے۔ ان تشریحات سے اسلام اور مسلمان کی وجہ تسمیہ معلوم ہو گئی۔ اب ہم سب لوگوں کو جنہوں نے مردم شماری کے موقعہ پر اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا ہے۔ غور و تامل کرنا چاہیئے۔ کہ کہاں تک ہم پر لفظ مسلمان کا اطلاق صحیح ہے۔ اور جس طرح پر ہم چل رہے ہیں۔ اس کو اسلام سے تعبیر کرنا کہاں تک بجا اور درست ہے۔ آج ہماری حالت یہ ہے

قابل توجہ احمدی احباب

پنجاب کونسل کا ووٹر بننے کے واسطے جن صفات اور شرائط کی ضرورت ہے ان کے متعلق ایک مطبوعہ اعلان جملہ جماعتہائے احمدیہ پنجاب کے نام ارسال کر کے استدعا کی گئی تھی۔ کہ احباب فوری توجہ فرمائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ووٹ دینے کے کسی حق دار کا نام فہرست رائے دہندگان سے رہ نہ جائے۔ امید ہے احباب نے فوری کارروائی شروع کر دی ہوگی۔

اسی سلسلہ میں اب پھر عرض کیا جاتا ہے۔ کہ اس کام کو سہولت سے اور پورے ضابطہ کے مطابق سرانجام دینے کے واسطے ضروری ہے۔ کہ احباب ایک مستعد اور واقف کار دوست کو بطور سیکرٹری مقرر کریں اور اگر کام زیادہ ہو تو ایک نگران مقرر فرمائیں جو دیکھے کہ کام واقعی صحیح طریق پر سرانجام دیا جا رہا ہے۔ کوئی احمدی فرد مرد یا عورت جسے ووٹ دینے کا حق مقررہ صفات کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ فہرست میں درج ہونے سے رہ نہ جائے۔ اور اپنے سارے کام کی رپورٹ پریذیڈنٹ جماعت کے پاس کرے۔ چاہیئے کہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت یا انسپکٹر صاحب اپنی جماعت کی اسم وار فہرست جو دیہاتی علاقوں میں پٹواری کے پاس اور قصباتی علاقوں میں محرر رجسٹریشن کے پاس باقاعدہ طور پر نقشہ میں درج کرائی گئی ہو۔ ۲۵ جون تک دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ تاکہ ہر علاقہ میں احمدی ووٹروں کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔

احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ ذیل کی صورتوں میں رائے دہندگان کی فہرست میں نام درج کرانے کے لئے تحریری درخواست درخواست دہندہ کے اپنے دستخطوں سے دی جانی لازمی ہے۔ اس کے بغیر ووٹ دینے کا حق نہیں ملے گا۔

۱۔ تعلیم کی بنا پر۔ کم از کم پرائمری پاس ہو۔ (مرد یا عورت)

۲۔ خواندہ ہونے کی بنا پر (عورت جو صرف پڑھنا لکھنا جانتی ہو)

۳۔ زوجیت کی بنا پر (عورت) ان صورتوں میں۔

۱۔ معاملہ ملکیت ۲۵/- سے کم نہ ہو۔
۲۔ معاملہ موروثیت ۲۵/- " "
۳۔ معافیدار جاگیردار ۵۰/- " "
۴۔ مزارع اراضی زرعی جس کا لگان ۲۵/- ہو۔
۵۔ جائداد غیر منقولہ جس کی مالیت چار ہزار سے کم نہ ہو۔ کرایہ سالانہ ۹۶ سے کم نہ ہو۔
۶۔ کرایہ دہندہ ۹۶/- سے کم نہ ہو
۷۔ میونسپل ٹیکس یا چھاؤنی ٹیکس ۵۰۰ سے کم ادا کرنے والا نہ ہو۔
۸۔ انکم ٹیکس ادا کرنے والا ہو
۹۔ سابقہ فوجی عہدہ دار یا سپاہی ہو

۴۔ انکم ٹیکس دہندہ ہونے کی بنا پر
۵۔ پنشن خوار ماں یا بیوہ ہونے کی بنا پر

درخواست برائے اندراج نام فہرست رائے دہندگان بصورت ذیل لکھنی چاہئیے

جناب عالی۔ مہربانی فرما کر میرا نام فہرست رائے دہندگان میں درج فرما دیں کیونکہ ذیل کی وجوہ سے میں حق دار ہوں۔ یہاں وہ صفات درج کی جائیں) ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ اس کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ اپنا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرانے کے لئے درخواست نہیں دی۔

ضروری امور یہ ہیں۔

نام ولدیت/زوجہ ذات عمر پیشہ سکونت

تصدیق

ناظر امور خارجہ

مبارکباد کی قراردادیں

(۱)

۷ جون۔ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ منٹگمری نے اپنے ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ جلسہ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو "نائٹ ہڈ" آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب ریوینیو منسٹر ریاست جے پور و ممبر کونسل آف سٹیٹ کو "نواب" اور خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ ان کو دنیاوی ترقیات کے ساتھ سلسلہ کی خدمات بھی بیش از پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

غلام حسین چاہلوی منٹگمری

(۲)

انجمن احمدیہ منصوری کا جنرل اجلاس بعد نماز عشاء زیر صدارت سید عبد الحمید صاحب مسجد احمدیہ منصوری میں ۷ جون ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوا۔ جس میں یہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنر جنرل۔ آنریبل نواب چوہدری محمد دین صاحب ریوینیو منسٹر جے پور سٹیٹ اور جناب خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سشن جج فیروزپور کو اعلیٰ خطابات پانے پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ خاکسار۔ سید عبد الحی سیکرٹری انجمن احمدیہ منصوری

(۳)

۷ جون۔ مسجد انجمن احمدیہ سرگودھا میں زیر صدارت جناب چوہدری حاکم علی صاحب جلسہ ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ سرگودھا ملک معظم کے یوم ولادت اور سلور جوبلی کی تقریب پر آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو "سر" آنریبل خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب کو "نواب" اور خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے پر دلی خوشی کا اظہار کرتی اور ان ہر سہ احباب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتی ہے کہ اللہ کریم ان کو بیش از بیش دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے

خاکسار۔ محمد سعید سیکرٹری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۸ر جون۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کمشنر کا تقرر کیا ہے۔ جو اس علاقہ میں ریلیف کا کام شروع کریگا۔ اور پیش آمدہ مشکلات پر قابو پانے کا انتظام کرے گا۔ حکومت ہند نے ایک جہاز انگلستان بھجوانیکا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں سات سو یورپین خاندان بھیجے جائیں گے۔

کراچی ۸ر جون۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے جیکب آباد سے آگے ٹریفک پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ وہ دور کر دی گئی ہیں۔ اور اب سبی تک ٹریفک کھل گیا ہے۔ سبی اور کوئٹہ کے مابین پابندیاں بدستور رہیں گی۔

شملہ ۸ر جون۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے چیف کمشنر وہاں ابتدائی انتظامات مکمل کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ آپ نے نمائندہ پریس سے بیان کیا۔ کہ کوئٹہ میں کام خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ ابھی کوئٹہ کے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ منہدم شدہ مکانات کی تعمیر کا کام اس فیصلہ کے بعد شروع ہوگا۔ کہ آیا کوئٹہ کو دوبارہ آباد کیا جائیگا یا نہیں۔

امرتسر ۸ر جون۔ امرتسر کے ریلیف کیمپ میں کانگریس۔ اینٹی کمیونل لیگ اور دیگر سیاسی انجمنوں کے بعض ارکان بھی کام کر رہے تھے۔ لیکن کل ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود آکر ان سب کو باہر نکال دیا اور کیمپ کے باہر پولیس کا پہرہ لگا دیا۔ انچارج کیمپ مسٹر مہاراج سنگھ سے کیمپ کا چارج آپ نے لیا

شملہ ۹ر جون۔ قلات میں زلزلہ کے اثرات کے متعلق حکومت کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یہاں کی کل آبادی دس ہزار تھی جس میں سے ۲۹ سو ہلاک اور پانچ صد بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔

کوئٹہ ۸ر جون۔ کوئٹہ میں زلزلہ کے جھٹکے تاحال محسوس ہو رہے ہیں۔ کل ایک بجے دوپہر ایک ایسا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ کہ گویا کوئی زبردست توپ چلائی گئی ہے آج صبح بھی زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔

لنڈن ۸ر جون۔ کوئٹہ کے مصیبت زدگان کے لئے ملک معظم نے پانصد پونڈ۔ ملکہ معظمہ نے ۲۵۰ پونڈ۔ پرنس آف ویلز نے ۱۷۵ پونڈ اور ڈیوک آف کناٹ نے سو پونڈ چندہ دیا ہے۔

لنڈن ۸ر جون۔ انگلستان کے نئے کابینہ میں مسٹر بالڈون وزیر اعظم۔ وزیر داخلہ سر جان سائمن وزیر خارجہ سر سیموئل ہور۔ وزیر خزانہ مسٹر نیول چیمبرلین۔ وزیر ہند مارکوئیس آف زٹلینڈ اور وزیر جنگ لارڈ ہیلی فیکس مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کو کابینہ کی کونسل کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔

پیرس ۸ر جون۔ فرانس کے جدید کابینہ میں موسیو لاول وزیر اعظم۔ موسیو مارشل وزیر خارجہ اور کرنل فیبری وزیر جنگ مقرر ہوئے ہیں۔

شملہ ۸ر جون۔ کسولی کے جنگل میں آگ لگ جانے سے اس بات کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ شہر جل جائے گا۔ اس لئے ایک برٹش فوج سارا دن اور رات آگ بجھاتی رہی۔ ایک کپتان ہلاک اور دو افسر شدید مجروح ہوئے ہیں۔

ناسک ۸ر جون۔ کل یہاں شدید آندھی آئی۔ جس سے صدہا درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ بجلی کے ستون گر گئے۔ جھونپڑیوں اور مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ شدید مالی نقصان ہوا ہے۔

لاہور ۸ر جون۔ پولیس نے ایک ایم اے پاس نوجوان کو عین اس وقت گرفتار کیا۔ جب وہ میو ہسپتال میں سے ایک سائیکل چرا کر لے جا رہا تھا۔

لنڈن ۸ر جون۔ ملک معظم نے ایک مجلس منعقد کی۔ جس میں سر تیج بہادر سپرو سے پریوی کونسل کے رکن کی حیثیت سے حلف لیا گیا۔

شملہ ۸ر جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یکم اپریل ۳۶ء تک سندھ اور اڑیسہ علیحدہ صوبے بنا دیئے جائیں گے۔ تا جنوری ۳۷ء تک ان میں صوبجاتی آزادی کی مشینری کامیاب ہو سکے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دارالامراء انڈیا بل میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کریگا۔ پہلی خواندگی بغیر رائے شماری کے پاس ہو چکی ہے۔

روم ۸ر جون۔ چونکہ اٹلی اور ابے سینیا کی کشمکش کے سلسلہ میں اٹلی کے اخبارات نے حکومت انگلستان کے خلاف زبردست پراپیگنڈا کیا ہے۔ اس لئے سفارت انگلستان متعینہ روم کے مسلح گارڈ میں تین گنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایک جاسوسوں کی خاص پارٹی متعین کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۸ر جون۔ نئے وزیر ہند مارکوئیس آف زٹلینڈ نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ میں اس امر سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ کہ مجھے ایک دفعہ پھر ہندوستان کے معاملات سے تعلق پیدا کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ انڈیا بل دارالعوام سے منظوری حاصل کر چکا ہے۔ اس لئے میں اس میں کوئی رد و بدل نہیں کر سکتا میرا فرض اب یہ ہے۔ کہ دستور اساسی کو کامیاب بنانے کے ذرائع سوچوں۔ سر سیموئل ہور کی خدمات اس ضمن میں بہت قابل تعریف ہیں۔ میرا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے باہمی تعلقات دوستانہ ہونے چاہئیں اگرچہ میرے کام میں بہت سی مشکلات ہیں۔ تاہم مجھے اپنے احباب سے امید ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں میرا ہاتھ بٹائیں گے۔

واشنگٹن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ امریکن کانگریس کے روبرو ایک تجویز اس مطلب کی پیش کی گئی ہے۔ کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کو اختیارات دیئے جائیں۔ کہ وہ ایک بین الاقوامی کانفرنس کو جلد از جلد منعقد کرنے کے انتظامات کر سکیں۔ اس کانفرنس میں بین الاقوامی مسائل جنگی قرضہ جات سکہ اور تبادلہ کی شرح اور تجارت کا از سر نو احیاء وغیرہ اہم مسائل زیر بحث آئیں گے۔

لکھنؤ ۸ر جون۔ گرمی بہت شدید پڑ رہی ہے۔ کل اس کے باعث گیارہ جانیں اور تلف ہو گئیں۔ ایک ہفتہ کے اندر سن سٹروک سے ۸۱ اموات ہو چکی ہیں۔ درخت سوکھ گئے۔ اور پرندے ہلاک ہو رہے ہیں

شملہ ۸ر جون۔ مہاراجہ الور کی واپسی کا قریب قریب فیصلہ ہو گیا ہے۔ وائسرائے کے بعد اب پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ بھی اس پر رضامند ہو گیا ہے۔ مگر شرط یہ قرار پائی ہے۔ کہ آپ ریاست کے نظم و نسق میں کوئی دخل نہیں دینگے۔ انتظام ایک انگریز افسر کے سپرد ہوگا جسے حکومت ہند مقرر کرے گی۔

گوجرانوالہ ۸ر جون۔ قصبہ بوڑے والی میں گذشتہ سال ایک مسلمان عورت کو سکھ بنا لیا گیا تھا۔ ایک دن وہ باہر جا رہی تھی۔ کہ اسکے مسلمان رشتہ داروں نے اسے چھپا دیا۔ پولیس میں اغوا کی رپورٹ سکھوں نے درج کرائی۔ اور جب پولیس عورت کو برآمد کرنے گئی۔ تو دیہاتیوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور عورت کو زبردستی چھڑا کر لے گئے۔ چار کنسٹیبل زخمی ہوئے پولیس نے مجبور ہو کر گولی چلا دی۔ جس سے ایک شخص فوت ہو گیا۔ پولیس کی کمک فوراً پہونچ گئی۔ ایک مجسٹریٹ کو تفتیش کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے

تھیاگلی ۸ر جون۔ شمالی وزیرستان کے توری قبائل نے حکومت ہند کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے رُو سے انہیں توری خیل کے علاقہ میں پر امن طریق پر بود و باش رکھنے کی اجازت دے دی گئی ہے

شملہ ۸ر جون۔ صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد نے کوئٹہ میں کام کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے وائسرائے ہند کو جو درخواست دی تھی۔ اس کے جواب میں انہیں مطلع کیا گیا ہے۔ کہ کوئٹہ میں ایک فرد واحد کا داخلہ بھی وہاں کے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کرنیکا موجب ہوگا۔ گورنمنٹ اپنے وسیع ذرائع سے کام لیتے ہوئے صورت حالات کا اچھی طرح مقابلہ کر رہی ہے۔ آپ لوگ کوئٹہ سے پنجاب اور سندھ [illegible]

ا عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی